Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایران نے بین الاقوامی عدالت کی مشترکہ بورڈ والی تجویز مسترد کر دی

اگر مغربی طاقتوں نے ایرانی تیل خریدنے سے انکار کیا تو سارا تیل روس کے ہاتھ بیچ دیا جائیگا۔ مسٹر حسین مکی کا مغربی طاقتوں کو انتباہ

طہران ۷ر جولائی۔ حکومت ایران نے بین الاقوامی عدالت کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے۔ کہ جب تک تیل کو قومی ملکیت میں لے لینے کا تنازعہ برطانیہ و ایران میں ختم نہ ہو جائے۔ دونوں ملکوں کا ایک مشترکہ بورڈ صنعت کو چلاتا رہے۔ تجویز کو رد کر دینے کے اعلان سے کوئی ڈیڑھ گھنٹہ پہلے طہران میں مقیم برطانوی سفیر سر فرانسس شیفرڈ نے حکومت ایران کو اپنی حکومت کا ایک مراسلہ دیا۔ جس میں حکومت ایران سے مشترکہ بورڈ کے لئے اپنے نمائندے نامزد کرنے کے لئے لکھا گیا تھا۔ لیکن اس کے معاً بعد حکومت ایران کی وزارت خارجہ کی طرف سے اس تجویز کو رد کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ ڈاکٹر محمد مصدق وزیراعظم ایران نے ایک حکم میں ایرانی حکام کو تاکید کی ہے کہ وہ کمپنی کے کاموں اور املاک پر قبضہ کا کام بدستور جاری رکھیں۔ تیل کو قومی ملکیت میں لینے والے قانون کا نفاذ کرنے کے لئے جو ایرانی بورڈ مقرر ہے اسکے سربراہ مسٹر حسین مکی نے مغربی طاقتوں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے ایرانی تیل خریدنے سے انکار کر دیا تو یہ سارا تیل روس کو فروخت کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا اگر ان طاقتوں نے تیل کی خریداری سے انکار کر کے ایران کو دھمکانے کی کوشش کی تو سب سے پہلے انہیں ہی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ حکومت ایران نے تیل صاف کرنے والے کارخانوں کے جنرل منیجر مسٹر ڈریک کے ایران میں داخلے پر پابندی لگا دی ہے۔ وہ آجکل بصرہ میں ہیں۔

مصر نے برطانوی تجاویز مسترد کر دیں

قاہرہ ۸ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر نے برطانیہ کی نئی تجاویز مسترد کر دی ہیں۔ آج ان تجاویز کا جوابی نوٹ قاہرہ میں مقیم برطانوی سفیر کو دیا گیا۔ یاد رہے۔ مصر نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ برطانیہ سویز سے اپنی ساری فوجیں ہٹا لے۔ اور سوڈان و مصر کو متحد کر دیا جائے۔ برطانیہ نے ان مطالبات کی تاویلات کرتے ہوئے مصر و برطانیہ کے اختلافات کو ختم کرنے کے لئے بعض اور تجاویز بھیجی تھیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

میرا دل ہر اس زمین سے پیار کرتا ہے۔ جس پر آپ نے قدم رکھے ہیں۔ کاش تیرا وطن ہی میرا زاد بوم ہوتا۔ کیا ہم دین نبی کے راستوں کے مخالف ہیں۔ حالانکہ جس نے دین احمد سے دشمنی کی وہ گمراہ ہو گیا۔ ابھی ہمارے اور تمہارے دلوں کے بھید کھل جائیں گے۔ جلد ہی مفسدوں کا منہ کالا کیا جا دیگا خدا کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہوتی تو مجھے طاقت ہی نہ ہوتی کہ احمد کی مدح کر سکتا

کمیونسٹ نمائندے ہونگ کانگ سے روانہ ہو گئے

عارضی صلح کی بات چیت کرینگے

ٹوکیو ۷ر جولائی۔ جنگ کوریا کو بند کرنے کے سلسلے میں عارضی صلح کی بات چیت کرنے کی غرض سے آج کمیونسٹ نمائندے جیپ کاروں میں پیونگ یانگ سے کیسانگ کی جانب روانہ ہو گئے اقوام متحدہ کے نمائندہ نے اعلان کیا ہے کہ ان کے راستے پر بمباری وغیرہ نہ کی جائے۔ بلکہ آس پاس کے علاقے کو بھی غیر جانبدارانہ قرار دیا جائے۔ اقوام متحدہ کی طرف سے نمائندگی کرنے والے افسر ابھی تک سیئول سے روانہ نہیں ہوئے۔

لندن ۷ر جولائی سنا گیا ہے کہ دولت مشترکہ کے فوجی افسر برطانیہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا جو مشترکہ ڈویژن تیار کر رہے ہیں۔ جنگ کوریا کے بند ہو جانے کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

ہندوستان کے ریلوے ملازمین

۲۷ جولائی کو عام ہڑتال کرینگے

نئی دہلی ۷ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کے ریلوے کے ملازموں کی فیڈریشن حکومت ہندوستان کو ۲۷ جولائی عام ہڑتال کا نوٹس دے رہی ہے فیڈریشن نے ایک مجلس عمل نامزد کی ہے۔ جو ہڑتال سے پہلے اور بعد حکومت سے بات چیت کرے گی۔

آبادان ۷ر جولائی۔ ایرانی پولیس نے خرم شہر میں سابق اینگلو ایرانی آئل کمپنی کے دفتر کا محاصرہ کر کے خوزستان میں کمپنی کے نمائندہ اعلےٰ مسٹر اے۔ ای چیسن کے پرسنل اسسٹنٹ مسٹر مائیکل کیلی کو نظر بند کر لیا۔

جاپان کے ساتھ صلحنامے پر دستخط ستمبر کے پہلے ہفتہ میں ہونگے

واشنگٹن ۷ر جولائی۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان کے انکشاف کے مطابق ستمبر کے پہلے ہفتہ میں جاپان کے صلحنامہ پر دستخطوں کی تقریب عمل میں آجائیگی۔ یہ رسم سان فرانسسکو میں عمل میں آئے گی۔ ۵۱ قوموں کے نام جو اصطلاحی طور پر بالواسطہ یا بلاواسطہ جاپان کے ساتھ برسرجنگ رہے ہیں دعوت نامے ارسال کئے جا رہے ہیں۔

اُجین ۷ر جولائی۔ آج یہاں فرقہ وارانہ فساد کی آگ بھڑک اٹھی۔ ایک جگہ تو ایک برہم ہجوم کی شورہ پشتی کو ختم کرنے کے لئے پولیس کو گولی بھی چلانی پڑی ۱۲ افراد زخمی ہوئے۔ اب تک ۳۰ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ شہر بھر میں ۲۴ گھنٹے کا کرفیو نافذ ہے۔

صدر آزاد کشمیر کا الٹی میٹم

راولپنڈی ۷ر جولائی۔ آزاد کشمیر حکومت کے صدر سید احمد علی شاہ نے مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو خبردار کیا ہے کہ اگر آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے قضیہ کشمیر کو حل کرنے میں مزید تاخیر روا رکھی گئی تو پھر کشمیری عوام آزادی کی جدوجہد از سر نو شروع کرنے پر مجبور ہوں گے۔

کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ میں شامل کیا جائے

لندن ۷ر جولائی۔ برطانوی پارلیمنٹ کے ایوان عام کی پچھلی نشستوں پر بیٹھنے والے ۱۷ مزدور ارکان نے ایک تجویز پیش کی ہے۔ جس میں کمیونسٹ چین کو ادارہ اقوام متحدہ میں شامل کرنے پر زور دیا گیا ہے ان ارکان نے عالمی کشمکش کو ختم کرنے کے لئے ایک کانفرنس کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

پاکستان و مغربی جرمنی کے معاہدہ کی تفاصیل

کراچی ۷ر جولائی۔ اگلے دن پاکستان اور مغربی جرمنی میں جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اس کی رو سے پاکستان مغربی جرمنی سے جہاز۔ کشتیاں بجلی پیدا کرنے والی مشینیں۔ لوہا۔ فولاد۔ ان سے بنی ہوئی اشیاء۔ سوتی کپڑا اور پٹ سن کی بنی ہوئی اشیاء خریدے گا اور اس کے عوض مغربی جرمنی کو ۷ کروڑ ۶۰ لاکھ کا سامان بھیجے گا۔ جن میں کپاس۔ خام پٹ سن اور کھیلوں کا سامان بھی شامل ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ایک اہم اجلاس

مورخہ ۸ر جولائی بروز اتوار بوقت نماز مغرب مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ایک اہم اجلاس ہو گا۔ جس میں چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے معتمد مجلس مرکزیہ ربوہ احباب سے خطاب فرمائیں گے۔

جملہ احباب جماعت لاہور سے بالعموم اور خدام سے بالخصوص عرض ہے کہ وہ ضرور اس اجلاس میں شریک ہوں۔ چونکہ فوری طور پر اجلاس کرنا پڑا ہے اسلئے جو خدام بھی یہ اعلان پڑھیں وہ دوسروں تک بھی پہنچا دیں۔ (خورشید احمد قائد مجلس لاہور)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۵۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

ایک بچے کا سوال اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا جواب

ایک بچے نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایک سوال دریافت کیا ہے۔ وہ سوال اور حضور ایدہ اللہ کی طرف سے اس کا جواب درج ذیل ہے:-

سوال:- جمعۃ الوداع میں عیدی کیوں نہیں دی جاتی۔ اور عید پر عیدی کیوں دی جاتی ہے۔ حالانکہ جمعۃ الوداع روزوں کے دنوں میں آخری جمعہ ہے۔ اور سب دنوں سے پاک دن ہے۔ اس میں بھی لوگ بڑی مستعدی سے نہا دھو کر مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ اور اسی شان سے ہوتے ہیں۔ جس شان سے کہ عید میں اس لئے ہمیں ان دونوں مبارک دنوں میں برابر عیدی ملنی چاہیئے۔

جواب:- حضور اقدس نے فرمایا:- "اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جمعۃ الوداع لوگوں کا خود ساختہ ہے۔ خدا اور رسولؐ نے اس دن کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ اور عید کو خدا اور رسولؐ نے اہمیت دی ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ یہ امت کے لئے خوشی کا دن ہے۔ اور کھانے پینے کا دن ہے۔ چونکہ کھانے پینے کا دن ہے۔ اس لئے کھانے پینے کے لئے مسلمان عیدی دیتے ہیں۔ جو خود ایک ایجاد ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عیدی بچوں کو دینا ثابت نہیں۔"

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

کیا آپ کو یاد ہے؟

کیا آپ کو اپنا عہد یاد ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ کیا آپ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے اس عہد پر قائم ہیں؟ اگر نہیں تو کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان العھد کان عنہ مسئولا کہ عہد کے بارے میں آپ سے محاسبہ کیا جائے گا۔ اب بھی وقت ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف کر لیں۔

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

پروگرام دورہ انسپکٹر بیت المال حلقہ بمبئی و اڑیسہ از مورخہ ۴/۷/۵۱ تا ۳۰/۷/۵۱

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ حلقہ بمبئی و اڑیسہ کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ جولائی میں بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ متعلقہ عہدیداران انسپکٹر صاحب موصوف سے اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون کر کے ممنون فرماویں گے۔

نمبر شمار	نام جماعت	تواریخ قیام
(۱)	ڈھیکانال	۴/۷/۵۱
(۲)	کرڈاپلی	۴/۷/۵۱
(۳)	پنکالو	۷/۷/۵۱
(۴)	کوٹ پلہ	۹/۷/۵۱
(۵)	کندرا پاڑا	۱۱/۷/۵۱
(۶)	سونگھڑا	۱۶/۷/۵۱
(۷)	کٹک، چاولیا گنج	۲۱/۷/۵۱
(۸)	سرلوپٹنا گاؤں	۲۱/۷/۵۱ تا ۲۲/۷/۵۱
(۹)	کیرنگ	۲۳/۷/۵۱ تا ۳۰/۷/۵۱
(۱۰)	نرگاؤں	۳۰/۷/۵۱

ناظر بیت المال قادیان

دفتر لجنہ اماء اللہ کی تعمیر کیلئے مزید تیس ہزار روپے کی ضرورت

لجنہ اماء اللہ کے دفتر کے لئے جو نہایت شاندار پیمانہ پر ربوہ میں تعمیر ہو رہا ہے مزید تیس ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ اس رقم کے جمع کرنے کی اجازت نظارت بیت المال سے مل گئی ہے۔ اگر یہ رقم فوراً اکٹھی نہ کی گئی تو عمارت کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ جلد از جلد جو رقم ان کے ذمہ ڈالی گئی ہے اسے پورا کریں۔ وہ بہنیں جو ایسی جگہوں پر ہیں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں وہ براہ راست اپنا

چندہ اور چندہ سیکرٹریان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نام بھجوائیں تو ساتھ نوٹ کر دیں کہ یہ دفتر لجنہ اماء اللہ کی رقم ہے۔ امید ہے کہ بہنیں جلد از جلد اس رقم کو جمع کرنے کی کوشش کریں گی تاکہ عمارت کے کام میں حرج واقع نہ ہو۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ

ترانۂ احمدیہ

از مکرم قاضی محمد یوسف صاحب قاضی خلیل۔ ہوتی ضلع مردان

بحمد اللہ کہ من ایمان بہ توحید خدا دارم
عبادت یا اطاعت کے لغیر اللہ روا دارم

خدائے من سمیع است و بصیر است و کلیم است
امید استجابت من بوقت ہر دعا دارم

کتاب اللہ قرآں را کلام اللہ یقین دارم
از اں او را بہ کار دین و دنیا رہنما دارم

بہ اقوال بشر قول خدا فائق ہمید انم
کلام حق محک از بہر ہر قطرہ و طلا دارم

مرا فخر است کز مادر بدنیا آدم مسلم
محمد مصطفےٰ شارع رسول و مقتدا دارم

جمیع انبیاء را در دلم تعظیم و توقیر است
بر خود اسوۂ حسنہ امام انبیاءؐ دارم

دریں ایام کفر و ظلمت و آوان تاریکی
جناب احمدؐ موعود رہبر و رہنما دارم

چو دست خود بدست احمد موعود بنہادم
از اں روز است دست خویش در دست خدا دارم

چو از فضل خدا احمد مثیل ابن مریم شد
کے امید نزول ابن مریم از سما دارم

محمد فوت گشت و ابن مریم زندہ میباید
من ایں اقرار لایعنی کنم جرأت کجا دارم

ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ مارا امامان اند
بعہد صدق و بعہد اخلاص با ایشان ولا دارم

حدیث اصحابی کالنجوم از جان و دلم خوانم
بامر دین و دنیا من بایشاں اقتدا دارم

ازاں یومیکہ من گشتم مرید احمد مرسل
دلم عرش خدا گشتہ و بہ لب حمد و ثنا دارم

ازاں مال حلال من کہ حق مارا ہمے بخشد
بہ تبلیغ کلام اللہ بہ صدق دل فدا دارم

نباشم من چرا از زمرۂ منعم علیہ آخر
کہ دائم در نماز خود ز حق ایں التجا دارم

نبی اللہ احمدؐ را بدیدم با دو چشم خود
من از علم و فیوض او بدل نور و ضیا دارم

نمی ترسم من از تہدید شیطان لعیں ہرگز
حفیظ و ناصرم اللہ چو صبح و مسا دارم

برو ای مفتری ناداں مترسانم ز مکر خود
خدا دارم۔ چہ غم دارم۔ بگو آخر چرا دارم

تو داری فطرت غدار مارا ہم چناں دانی
قیاس ما مکن بر خود کہ من فطرت صفا دارم

وفادار نبوت را بہ غداراں چہ نسبت ہست
بہ غداران پاکستاں تعلق ہا چرا دارم

مرا کار لیست با پاکان و از ناپاک بیزارم
برو ای نکتہ چیں گم شو بتو کار سے کجا دارم

امید بے وفائی تو مدار از من برو راہت
کہ من در سینۂ صافی خود وصف وفا دارم

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
تو بر دشنام خورسندی و من شوق دعا دارم

مکن از من توقع ہچو خود ایں خیرہ چشمی ہا
کہ من از صحبت احمدؐ بچشم خود حیا دارم

ہر آں کو العطش گوید بنزدم پیش من آید
کہ من از آب کوثر شربت و جام صفا دارم

من یوسف و ہم دعوت بیاد مہمانم شو
دلم منزل گہت باشد و بر لب مرحبا دارم

روزنامہ الفضل لاہور
۸ر جولائی ۱۹۵۱ء

دجال کے متعلق مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی خبریں

ابویحییٰ امام خان صاحب نے جو ایک اہلحدیث عالم اور اہل قلم ہیں آفاق میں ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ جس میں آپ نے مودودی صاحب پر ان کی تحریرات سے حوالے پیش کر کے یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ چنانچہ وہ حوالے حسب ذیل ہیں:۔

"۔۔۔ حضور کو اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔"

"ان امور کے متعلق جو مختلف باتیں حضورؐ سے احادیث میں منقول ہیں وہ دراصل آپ کے قیاسات ہیں جن کے بارے میں آپ خود شک میں تھے۔"

(روزنامہ آفاق ۳ر جولائی ۱۹۵۱ء صفحہ ۳)

ہمارا اپنا اعتقاد یہ ہے کہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کے متعلق جو خبریں دی ہیں۔ وہ رویا و کشوف کے لباس میں لپٹی ہوئی ہیں اور یہ مسلمہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے رویا و کشوف میں بھی بالعموم تشبیہوں اور استعاروں کا طریق استعمال ہوتا ہے۔ اور اس طرح جو کچھ ان میں تفصیلات ہوتی ہیں۔ وہ اکثر (Symbols) اشارات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جو تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ مگر یہ بھی مسلم ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے رویا و کشوف یقیناً کسی حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں۔ یعنی ان کی کوئی نہ کوئی صحیح تعبیر ضرور ہوتی ہے۔ جس کا حقیقی علم تو اللہ تعالےٰ ہی کو ہوتا ہے۔ مگر عموماً جب تک وہ واقعات ظہور پذیر نہ ہوں۔ اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو ان کی حقیقت واضح نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ خود صاحب رویا و کشوف پر بھی اللہ تعالےٰ کی منشا کے مطابق جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ کم و بیش اخفاء رہ جاتا ہے۔

اس کی بہترین مثال حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ رویا ہے۔ جو آپ نے عمرہ کے متعلق دیکھا اور جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی آیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی تعبیر کی کہ اسی سال عمرہ ہوگا۔ اس خیال سے آپ صحابہ کرامؓ کی ایک خاصی جمعیت لیکر روانہ ہو گئے۔ مگر اس سال عمرہ نہ ہو سکا اور اس کی بجائے صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس اخفا میں بھی ایک الٰہی مصلحت موجود تھی۔ کیونکہ یہ صلح جو بظاہر شکست تھی بعد میں فتح مبین ثابت ہوئی۔

اگرچہ اس سال عمرہ نہ ہو سکا مگر دوسرے سال ہو گیا۔ اب واقعہ عمرہ کا وقوع پذیر ہونا تو لابدی تھا جو ہوا اور اس وقت کے لحاظ سے جو اخفاء ہوا وہ بھی ظاہر ہے۔ مگر محض اس اخفا کی وجہ سے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا رویا سو فیصدی صحیح نہیں نکلا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے وقت کی کوئی تعین نہیں کی تھی۔ یہ صرف آپ کی اپنی تعبیر تھی۔ جو بھی دراصل اللہ تعالےٰ کی خاص مصلحت کے ماتحت آپ نے فرمائی۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے رویا و کشوف بھی چونکہ تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق جو خبریں دی ہیں اور وہ رویا و کشوف پر مشتمل ہیں۔ اسلئے ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ بعض تفصیلات میں اللہ تعالےٰ نے آپ سے بھی اپنی خاص مصلحت کے تحت اخفاء رکھا ہوگا۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ آپ کی یہ خبریں نعوذ باللہ غلط ہیں اور صحیح ثابت نہیں ہوئیں۔

اگر تو مودودی صاحب کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق جو خبریں دی ہیں وہ غلط ہیں۔ تو یہ واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے رویا و کشوف خاص کر وہ جو انہوں نے پبلک میں بیان کر دیئے ہوں۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور ضرور سچے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر مودودی صاحب کا یہ مطلب ہے کہ دجال کے متعلق جو خبریں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں وہ رویا و کشوف پر مشتمل ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنی کسی مصلحت کے ماتحت ان کی بعض تفصیلات کے متعلق آپ سے بھی اخفاء رکھا ہے۔ جس کا وہ بہرحال مختار کل ہے تو ایسی صورت میں ہمارے اپنے اعتقاد کے مطابق مودودی صاحب نے توہین نہیں کی مگر جہانتک مودودی صاحب کے الفاظ کا تعلق ہے ان سے یہی نکلتا ہے کہ آپ کے خیال میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دجال کے متعلق خبریں دی ہیں وہ غلط نکلی ہیں۔ اس لحاظ سے واقعی آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب قرار پاتے ہیں۔ اور ابویحییٰ امام خان صاحب نے آپ پر جو الزام لگایا ہے۔ وہ صحیح ہے۔ کیونکہ اگر آپؐ کی بعض خبروں کے متعلق یہ فیصلہ دیا جائے کہ وہ غلط نکلی ہیں۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ آپ نعوذ باللہ مخبر صادق نہیں تھے۔ اور اس طرح آپ کا منجانب اللہ ہونا مشتبہ ہو جاتا ہے۔

مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں کئی جگہ ان خبروں کے متعلق بحث فرمائی ہے۔ آپ نے نہایت وضاحت سے ان خبروں کے رویا و کشوف پر مشتمل ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ پھر آپ نے ان خبروں کی ایسی ترجمانی اور تعبیر فرمائی ہے کہ جسکو مانے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اکثر علمائے اسلام نے ان تعبیرات کو کسی نہ کسی صورت میں صحیح تسلیم کیا ہے۔ اگرچہ ان میں سے اکثر نے مسیح موعود علیہ السلام کا حوالہ دینا مناسب نہیں سمجھا۔

مودودی صاحب چونکہ عملاً رویا و کشوف کے قائل نہیں ہیں۔ اور ان کا اجتہاد اگر ان کے ملفوظات کو اجتہاد کہا جاسکے۔ مغربی اہل فکر کے تتبع میں صرف اللہ تعالےٰ کے تکوینی قانون تک محدود ہے۔ اور تعلق باللہ جو مابعد الطبیعاتی تجربہ و ادراک ہے۔ وہ کلیۃً محروم ہیں۔ اس لئے آپ سے ایسی غلطیوں کا ہو جانا بعید از قیاس نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ کی ذات اور حقیقت نبوت کے متعلق آپ کے تصورات ذہنی عقل تک ہیں۔ جن کی بنیاد چند ایسے مابعد الطبیعاتی مفروضات پر ہے جس کا آپ کو خود کوئی حق الیقین حاصل نہیں۔ اس لئے وہ آپ کے حلقہ استدلال سے بیرون رہ جاتے ہیں۔ اور اگر ان کی بنیاد پر آپ کچھ کہتے بھی ہیں۔ تو اکثر غلط ہوتا ہے۔ اس لئے اگر آپ نے دجال کی خبروں کے متعلق یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ غلط نکلی ہیں۔ تو ہم آپ کو معذور سمجھتے ہیں۔ اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں ؎

مشرقی کو ہے ذوق روحانی
مغربی کو ہے شوق جسمانی
کہا منصور نے خدا ہوں میں
ڈاردن بولا بوزنا ہوں میں
ہنس کے کہنے لگے مرے اک دوست
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

مودودی صاحب کے الفاظ کہ "حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا" یہی ظاہر کرتے ہیں کہ آپ ان خبروں کو نعوذ باللہ غلط سمجھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

حسب سابق امسال ۱۴-۱۵ جولائی بروز ہفتہ و اتوار بمقام شاہ مسکین منعقد ہوگا۔ جس میں علمائے کرام اسلام و احمدیت کی صداقت پر پُر از معارف تقاریر فرمائیں گے۔ لاہور اور ضلع شیخوپورہ کی ارد گرد کی جماعتوں سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ جلسہ میں تشریف لاکر عند اللہ ماجور ہوں۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ انجمن احمدیہ مقامی ہوگا۔

شاہ مسکین لاہور سے لائل پور جانے والی سڑک پر لاہور سے پورے ساڑھے بچیس میل کے فاصلہ پر سڑک سے بائیں ہاتھ کو صرف سوا میل دور واقع ہے۔

خاکسار سلطان محمود شاہد

ربوہ میں رہائش اور خدمت دین کا موقعہ

(۱) دفتر ہذا میں میٹرک پاس دو کلرکوں کی ضرورت ہے۔ گریڈ ۸۰/۳/۵۰ روپے کے علاوہ دس روپے ماہوار قحط الاؤنس ملے گا۔ (۲) نیز ایک محنتی اور مستعد معاون کارکن کی ضرورت ہے۔ جو مڈل تک تعلیم رکھتا ہو۔ گریڈ ۴۰/۱/۳۰ کے علاوہ دس روپے الاؤنس ملے گا۔ خواہشمند احباب مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق و سفارش کے ساتھ جلد درخواستیں بھیجدیں۔ (ناظم دار القضا سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کیلئے

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعتیں جلسہ کی تاریخیں مقرر کرتے وقت جب انہیں مرکز کی امداد کی ضرورت ہو نظارت دعوۃ و تبلیغ سے منظوری لے لیا کریں۔ اگر نظارت ہذا کی منظوری کے بغیر جلسہ کی تاریخوں کا اعلان کیا جائے گا۔ تو مرکز مقررہ تاریخوں پر مرکزی مبلغین وغیرہ بھجوانے کا ذمہ نہیں لے سکتا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تقرر

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔اے واقف زندگی کو معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقرر فرمایا ہے۔ معتمد صاحب نے چارج لے کر اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سنگلاخ وادی میں رُوحانیت کے چشمے پھوٹ رہے ہیں!

مسجد مُبارک ربوہ میں اعتکاف کی پہلی رات کے تاثرات!!

(ازمکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

دریائے چناب کے مغربی کنارے پر چنیوٹ شہر سے چند میل کے فاصلے پر جھلسی ہوئی پہاڑیوں کے اطراف میں جو اب میں صدیوں سے ایک بے آب وگیاہ اور چٹیل میدان موجود تھا۔ یہ چند میل کا ویران وسنسان رقبہ بے آباد اور بنجر پڑا تھا۔ درمیانی عرصہ میں اس کے آباد کرنے کی بعض کوششیں کی گئیں مگر سب ناکام ثابت ہوئیں اور یہ قطعہ زمین اپنی ابتدائی حالت پر ہی موجود رہا۔ یہاں تک کہ پنجاب میں ۱۹۴۷ء کا انقلاب ہوا اور مشرقی پنجاب سے لاکھوں مسلمان ہجرت پر مجبور ہو کر مغربی پنجاب میں آئے اور لوگوں نے آباد شہروں میں متروکہ مکانات لے لئے۔ زرخیز زمینوں پر حقوق ہجرت کی بناء پر قبضہ کر لیا۔ مگر جماعت احمدیہ کو اپنے نئے مرکز کے لئے دریائے چناب کے مغربی کنارے پر یہی بنجر اور سنگلاخ وادی نقد قیمت ادا کر کے خریدنی پڑی۔ جب یہ زمین خریدی گئی تو عام نظریں اسے گھاٹے کا سودا سمجھتی تھیں اور اردگرد کی بستیوں کے باشندے اس زمین کی آبادی کو مستحیل اور ناممکن قرار دیتے تھے انہوں نے اس وحشت زا خطۂ زمین سے صدہا ڈراونی کہانیاں وابستہ کر رکھی تھیں۔ اس جگہ گرمی کی شدت اور تمازت آفتاب کے واقعت یہاں پر انسانی زندگی گزارنا مستبعد سمجھتے تھے۔ ان تمام نامساعد حالات میں ایک امید کی جھلک بھی تھی اور وہ یہ کہ یہ قطعۂ زمین اس نقشہ سے مطابقت رکھتا تھا جو ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ کو چند سال قبل رویا میں دکھایا گیا تھا۔ جسے حضور نے خواب میں قادیان سے جبری ہجرت کے بعد نئے مرکز کے لئے انتخاب فرمایا تھا یہ رویا اسی وقت الفضل میں چھپ چکا ہے۔ صرف یہی ایک بات اس سنگلاخ زمین کے خریدنے کی محرک تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدے پر بھروسہ کرتے ہوئے ہی حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے صدیوں سے اس بنجر اور بے آباد خطہ کو انتخاب فرمالیا۔

آج سے اڑھائی تین برس قبل جب تین چار دوستوں کا پہلا قافلہ اپنا خیمہ لے کر اس ویرانہ میں وارد ہوا تھا تو ان کے لئے حکم کی تعمیل کے علاوہ اور کوئی دلچسپی اس جگہ نہ تھی ان کی یہاں کی پہلی رات سنسان وادی کی رات تھی جہاں کھانے پینے کا کوئی سامان نہ ہو اور چاروں طرف سے گیدڑوں وغیرہ کی بھیانک آوازیں نووارد دوستوں کی نیند حرام کر رہی تھیں۔ احمد نگر کی بستی اس بنجر زمین کے شمال مغرب میں دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور جامعہ احمدیہ فروری ۱۹۴۸ء سے احمد نگر میں منتقل ہے۔ اس لئے ہمیں اس زمین کی آبادی کی ظاہری دشواروں کا سارا ماجرا معلوم ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ربوہ کی آبادی "اولوالعزم محمودؓ" کی مجاہدانہ ہمت اور دعاؤں کا کرشمہ ہے۔ ابتداء میں آنے والے دوستوں کو یہاں پر پانی تک دستیاب نہ تھا۔ اور احمد نگر کے قدیم باشندے بتاتے تھے کہ اس جگہ پینے کا پانی نہ نکلے گا۔ پہلے بعض سرمایہ دار حضرات وغیرہ دریا سے پانی لاکر بھی اس جگہ کو آباد کرنے میں ناکام رہ چکے ہیں۔ ان سب مشکلات کے باوجود حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کے سپاہی دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی جدوجہد میں لگے رہے یسعیاہ نبی کی کتاب میں لکھا ہے:۔

"محتاج اور مسکین پانی ڈھونڈتے پھرتے پر وہ نہیں ملتا۔ ان کی زبان پیاس سے خشک ہے۔ میں خداوند ان کی سنوں گا میں اسرائیل کا خدا نہیں ترک نہ کروں گا میں ٹیلوں پہ نہریں اور وادیوں میں چشمے کھولوں گا۔ میں صحرا کو تالاب اور سوکھی زمین کو پانی کی نہریں کروں گا۔ میں بیابان میں دیودار اور ببول اور آس اور زیتون کے درخت اگاؤں گا۔ میں صحرا میں سرو اور صنوبر اور کھیر کے درخت اکٹھے لگاؤں گا۔ تاکہ وے سب دیکھیں اور جانیں اور غور کریں اور سمجھیں کہ خداوند ہی کے ہاتھ نے یہ بنایا۔ اور اسرائیل کے قدوس نے یہ پیدا کیا۔" (یسعیاہ باب ۴۱)

سچے وعدوں والے خدا نے ایسا ہی کیا اور اب اتنے قلیل سے عرصہ میں اس سنگلاخ وادی میں بڑی سرعت سے آبادی بڑھ رہی ہے۔ چھوٹے بڑے پختہ مکانات بن رہے ہیں۔ جگہ بجگہ پانی کے نلکے لگے ہوئے ہیں اور کنوئیں اور ٹیوب ویل پانی کی فراوانی کے لئے لگائے جا رہے ہیں۔ اور ربوہ اب ایک آباد شہر بنتا جا رہا ہے۔ بازار بھی ہیں۔ اردگرد سے سب اجناس اور پھل اور سبزیاں بازار میں بکتی ہیں۔ ریلوے اسٹیشن بھی ہے۔ ڈاکخانہ بھی موجود ہے تار اور ٹیلیفون بھی لگ چکا ہے۔ غرض شہر بننے کے سب آثار پوری شان سے پیدا ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیر کی سرعت رفتار کو دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ دشمن اس خداوندی نشان کا انکار کرتے ہوئے چند سال بعد یہ نہ کہنے لگ جائیں کہ یہ جگہ تو کوئی ویرانہ نہ تھی۔ ربوہ کے اینٹ اور گارے کے ان مکانات کا اصل مقصد تو علمی اور روحانی فضا کا پیدا کرنا ہے اور اس ویرانہ کو خدا کے نام کو بلند کرنے اور اسے اکناف عالم تک پہنچانے کے لئے ایک دینی مرکز بنانا ہے۔ چنانچہ لڑکوں اور لڑکیوں کے سکول اور کالج شروع ہیں اور تعلیم کا عام چرچا ہے۔ بیرونی ممالک میں اسلام کا نام بلند کرنے والے مجاہد تیار ہو رہے ہیں۔ اعلاء کلمۂ اسلام کے مقدس کام کو باسلوب احسن سرانجام دینے کے لئے مرکزی دفاتر بنائے جا رہے ہیں۔ اور ہر شخص اپنی اپنی بساط کے مطابق اس قصر روحانیت کی تعمیر میں حصہ لے رہا ہے ہر محلہ میں متعدد مساجد بن رہی ہیں اور جوق در جوق نمازی انہیں آباد کر رہے ہیں۔ سب سے پہلی اور ایک بڑی پختہ مسجد مسجد مبارک کے نام سے تکمیل کے آخری مراحل میں ہے جو اپنے اندر غیرمعمولی جاذبیت اور کشش رکھتی ہے۔

رمضان المبارک کا مہینہ اسلامی دنیا کے لئے غیرمعمولی بیداری اور تگ و دو کا مہینہ ہے ربوہ ان دنوں ایک خاص منظر پیش کرتا رہا۔ عشاء کے بعد مساجد میں تراویح ہوتی ہیں اور بعض جگہ سحری کے وقت بھی حفاظ قرآن مجید سناتے رہے سحری کے وقت ہر گھر روشن نظر آتا تھا اور تہجد کے بعد روزہ رکھنے کا انتظام کیا جاتا تھا۔ ان دنوں ربوہ میں شدت کی گرمی پڑتی تھی۔ اس لئے روزہ داروں کی وجہ سے دفاتر کے اوقات کچھ کم کر دیئے گئے تاکہ وہ ظہر کے بعد قرآن کریم کے درس میں شمولیت کرسکیں امسال درس القرآن پہلی مرتبہ زیر تعمیر مسجد مبارک کے ایک حصہ میں ہوا۔ یہ درس سارے قرآن مجید کا تھا۔ آخری عشرہ میں مختلف مساجد میں ربوہ کے بعض احباب کے علاوہ دور نزدیک سے آنے والے بعض دوست بھی اعتکاف بیٹھے۔ اس سال دوسرے سات دوستوں کے ساتھ جب میں اعتکاف کے لئے مسجد مبارک میں گیا خدا تعالیٰ کے فضلوں کی ان بارشوں کو دیکھ کر جو اس سرزمین پر نازل ہوئیں میری روح وجد میں آگئی۔ میں مسجد کی چھت پر سے اس ساری پھیلی ہوئی اور کھلی آبادی کو دیکھ کر کچھ دیر تک خدا کی قدرت کا تصور کرتا رہا۔ اسٹیشن پر گاڑیاں آئیں اور پختہ سڑک کے رات بھر لاریوں اور کاروں اور ٹرکوں کا تانتا بندھا رہا ابھی آدھی رات ہی گزری تھی کہ تہجد اور سحری کے لئے ہر طرف بیداری کے آثار پیدا ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے عاشق اس کے حضور مناجات پیش کرنے میں مشغول ہو گئے۔ اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے بے تابانہ دعائیں شروع ہو گئیں۔ تین بجے ہوں گے کہ بیسیوں خانہ بدوش پٹھانوں اور دوسرے مزدوروں نے جو ربوہ کی تعمیر میں اجرت پر کام کرتے ہیں ادھر ادھر حرکت شروع کر دی۔ اونٹوں اور گدھوں پر اینٹیں اور پتھر مقررہ جگہوں پر پہنچانے لگ پڑے اور ربوہ کی روحانی زندگی کے ساتھ ساتھ تعمیری حرکت کا آغاز بھی علی الصباح ہو گیا ؎

علی الصباح چو مردم بکاروبار روند
بلاکشان محبت بسوئے یار روند

چار بجے ہوں گے کہ اس سنگلاخ وادی کے کونے کونے سے خدا کا نام بلند ہونا شروع ہوا یکے بعد دیگرے آٹھ اذانیں ہوئیں۔ خاموش فضاؤں میں تکبیر کی آوازیں بلند ہوئیں اور دلوں میں جذب پیدا ہو گیا اور سب مومن بندے مسجدوں کی طرف چل پڑے اور آستانۂ ایزدی پر ناصیہ فرسا ہو گئے۔

کہاں ہیں وہ اہل دل جو روحانیت کے ان پھوٹتے ہوئے چشموں سے سیراب ہونے کے لئے بے تاب ہیں۔ وہ جنگل میں اس روحانی منگل کو دیکھیں تا وہ سمجھ سکیں کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ نے ہی کیا ہے وہی اپنے بندے کی دستگیری کر رہا ہے اور اسی کے فضل سے اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے لئے اس بے آب وگیاہ میدان میں روحانیت کا مرکز تیار ہو رہا ہے۔ یقیناً یہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہے اور بصیرت رکھنے والوں کے لئے اسلام اور احمدیت کی صداقت پر چمکتا ہوا برہان۔ اے کاش کہ دنیا روحانی آنکھوں سے خدا کے کاموں پر نظر کرے!

درخواست دعاء

لفٹیننٹ منظور احمد صاحب پسر قاضی عبدالمجید صاحب مرحوم غلطی سے ریوالور چل جانے کی وجہ سے سخت زخمی ہو گئے ہیں۔ اب ملٹری ہسپتال میں سپیشل وارڈ کمرہ نمبر ۱ میں زیر علاج ہیں۔ احباب دردِ دل سے ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ مذکور میرے چھوٹے بھائی مولوی محمد سعید صاحب بورنیو کے ہم زلف ہیں۔

محمد صدیق کاتب

قیامِ امن میں عدل کی اہمیت اور "یونیسکو"

انجمن اقوام متحدہ اور اس کے تمام ماتحت ادارے سعیٔ مشکور کے باوجود اس عام سیاسی رجحان کا شکار ہیں۔ کہ اخلاقی اصولوں کو جن میں انصاف رواداری اور بے لاگ مفاہمت بھی شامل ہیں زیادہ سے زیادہ اچھالا جائے۔ اور اس بات کی پروا نہ کی جائے۔ کہ وہ انتہائی محدود مفہوم کے پیش نظر اپنی موجودہ شکل میں قابل عمل بھی ہیں یا نہیں۔ سیاسی مصلحتوں نے ان اصولوں کو ایک سطحی یا قیاسی ضابطہ کی شکل دے رکھی ہے۔ اسی لئے عمل مفقود ہے

آج کل اقوام متحدہ کے تعلیمی سائنسی اور ثقافتی ادارے (یونیسکو) کی چھٹی جنرل کانفرنس فرانس کے دار الحکومت پیرس میں انعقاد پذیر ہے۔ جس میں مختلف ممالک کے نمائندے شریک ہو کر اس امر پر غور کر رہے ہیں۔ کہ دنیا بھر میں تعلیم سائنس اور ثقافت کو ایسے بنیادی اصولوں پر استوار کیا جائے۔ کہ جن کے نتیجے میں دنیا کی موجودہ تشویشناک صورت حال امن و آشتی کی فضاء میں تبدیل ہو سکے۔ ادارے کی طرف سے آئندہ کے لئے جو نیا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں انصاف رواداری اور بے لاگ مفاہمت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ یہ پروگرام بارہ سال میں پایۂ تکمیل کو پہنچیگا۔ اور اس پر اندازاً سوا آٹھ کروڑ روپے خرچ ہونگے۔

اس میں شک نہیں مقصد بہت بلند ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے جو کوشش بھی عمل میں لائی جائے۔ وہ یقیناً مستحسن ہے۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ ان تمام مساعی اور دوڑ دھوپ کا نتیجہ اس رنگ میں ظاہر نہیں ہو رہا۔ جس رنگ میں دراصل ظاہر ہونا چاہیئے۔ ڈپلومیسی اور سیاسی جوڑ توڑ سے قطع نظر تعلیمی سائنسی اور ثقافتی اعتبار سے بھی ایسی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ کہ جس کی وجہ سے دنیا کی عام بے چینی کو دور کرنے میں مدد مل سکی ہو۔ بات یہ ہے۔ کہ انجمن اقوام متحدہ اور اس کے تمام ماتحت ادارے سعیٔ مشکور کے باوجود اس عام سیاسی رجحان کے شکار ہیں۔ کہ اخلاقی اصولوں کو جن میں انصاف۔ رواداری اور بے لاگ مفاہمت بھی شامل ہیں زیادہ سے زیادہ اچھالا جائے۔ اور اس بات کی پروا نہ کی جائے۔ کہ وہ انتہائی محدود مفہوم کے پیش نظر اپنی موجودہ شکل میں قابل عمل بھی ہیں یا نہیں۔ سیاسی مصلحتوں نے ان اصولوں کو ایک سطحی اور قیاسی ضابطہ کی شکل دے رکھی ہے۔ اسی لئے عمل مفقود ہے۔ بالعموم دیکھنے میں یہی آتا ہے۔ کہ محض اصول زیر بحث لائے جاتے ہیں۔ اور ان عوامل کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ جو ناگزیر طور پر اثر انداز ہو کر ان اصولوں کے قیام اور ان کی عملی ترویج کو ناممکن بنا دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر انصاف۔ رواداری اور بے لاگ مفاہمت کے ہی اصول ہیں۔ اسلام نے بھی ان پر بہت زور دیا ہے۔ لیکن اس نے محض ان الفاظ کی تکرار پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ان عوامل اور ان عملی باریکیوں پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ جو ان کے قیام پر کسی نہ کسی رنگ میں اثر انداز ہوتی ہیں۔ چنانچہ ہم انصاف رواداری اور مفاہمت میں سے سردست صرف انصاف کے متعلق اسلامی تعلیم پر روشنی ڈالتے ہیں۔ کیونکہ اخلاق ہو یا سیاست تعلیم ہو یا ثقافت زندگی کے ہر شعبہ میں انصاف کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اسلامی تعلیم کی روشنی میں انصاف! انصاف!! کی موجودہ پکار کا جائزہ لینے سے یہ امر واضح ہو جائیگا۔ کہ بعض خوش آئند الفاظ بول کر خوش فہمی میں مبتلا ہونے اور معین اصولوں کی عملی باریکیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان پر عمل کر دکھانے میں کیا فرق ہے۔

انصاف یا عدل ہر شئے کی وسطی حالت کو کہتے ہیں۔ گویا وہ حالت جو افراط اور تفریط سے پاک ہو۔ اسلام انفرادی اعمال میں بھی اور جماعتی کردار میں بھی عدل پر قائم رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ خواہ دنیوی معاملات ہوں یا دینی فرائض کی بجا آوری اور خواہ ان دنیوی معاملات اور دینی فرائض کا تعلق ایک فرد سے ہو یا بیک وقت تمام افراد سے اسلام بہرصورت عدل کے قیام پر زور دیتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔ وکذالک جعلنٰکم امۃ وسطاً ہم نے تم کو عدل پر قائم رہنے والی قوم بنایا ہے۔ اگر اپنے آپ کو امۃ وسطاً کے مبارک لقب کا حقدار بنانا چاہتے ہو۔ تو اس حدیث کو حرزِ جان بنالو۔ خیر الامور اوسطھا یعنی ہر معاملے میں افراط و تفریط سے پرہیز کرتے ہوئے درمیانی راہ اختیار کرنے میں ہی تمام بھلائی کا راز مضمر ہے۔ یہی وجہ ہے۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ اعدلوا ولا تعتدوا کی پرزور تنبیہہ موجود ہے۔

یہ تو ہے عدل کے متعلق اسلام کی اصولی تعلیم کا خلاصہ اب ذرا اس کی عملی باریکیوں کو لیجیئے۔ انسان بعض اوقات انصاف سے تو کام لیتا ہے۔ لیکن انصاف سے کام لینے میں بھی اعتدال پر قائم نہیں رہتا۔ اور اس طرح وہ انصاف بھی ناانصافی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر برائی کا بدلہ برائی ہے۔ اگر ایک شخص برائی کے بدلے میں دوسرے کے ساتھ برائی کرتا ہے۔ تو اسے از روئے انصاف اس کا حق پہنچتا ہے۔ لیکن اس حق کی رو سے وہ اس بات کا سزاوار نہیں ہو جاتا۔ کہ جتنی برائی اس کے ساتھ کی گئی تھی۔ اس سے بڑھ کر برائی پر اتر آئے۔ اسی لئے اسلام کہتا ہے۔ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا۔ برائی کا بدلہ اس جیسی ہی برائی ہے۔ اس سے بڑھ کر نہیں۔ اسلام کے نزدیک عدل کا صحیح مقام یہ ہے۔ کہ انسان تبذیر اور اسراف دونوں سے بچے تبذیر سے مراد ہوتی ہے صرف الشئی فیما لا ینبغی یعنی کسی چیز کو اس کے مصرف کے علاوہ کسی اور جگہ خرچ کرنا۔ یہ تو ہے ہی سرتاسر عدل کے خلاف۔ لیکن کسی شے کو اس کے صحیح مصرف میں لاتے وقت بھی اتنی احتیاط ضروری ہے۔ کہ آدمی اسراف سے بچتے ہوئے اعتدال پر قائم رہے۔ اسراف کی تعریف کیا ہے۔ امام راغب فرماتے ہیں صرف الشئی فیما ینبغی زائداً علیٰ ما ینبغی یعنی کسی چیز کو اس کی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا عدل کے قیام میں پہلی منزل تبذیر سے پرہیز ہے۔ اور دوسری منزل اسراف سے بکلی اجتناب۔ جب یہ دونوں منزلیں کامیابی سے سر کی جاتی ہیں۔ تو عدل کا قیام عمل میں آتا ہے۔ عدل محض عدل عدل کہنے سے قائم نہیں ہو جاتا۔ اس کے لئے ان تمام باریکیوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ جو اس کے قیام کے وقت پیش آتی ہیں۔ چنانچہ اسلام نے بار بار اعدلوا اور لا تعتدوا کے الفاظ میں ان باریکیوں پر روشنی ڈال کر مسلمانوں کو تبذیر اور اسراف دونوں سے بچنے کی تلقین کی ہے اور ساتھ ہی یہ کہہ کر

(۱) ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین بے موقع اور بے ضرورت مال و دولت خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

(۲) ان اللہ لا یحب المسرفین اللہ اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

سخت تحدید بھی فرما دی ہے۔

عدل سے کام لینے میں اکثر جن باریکیوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور جس کے نتیجے میں عدل عدل نہیں رہتا۔ اوپر انہی باریکیوں میں سے صرف ایک باریکی مثال کے طور پر پیش کر کے اسلامی تعلیم کی رو سے اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہی چیز بین الاقوامی تعلقات پر اثر انداز ہو کر قوموں کو مقام عدل سے گرا دیتی ہے۔ اسلام نے حکومتوں کے باہمی تعلقات کے ضمن میں اس چیز سے بھی خبردار کیا ہے۔ اور مختلف قوموں اور مختلف حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ اگر وہ باہمی تعلقات استوار رکھنا چاہتی ہیں۔ تو ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تبذیر اور اسراف دونوں سے بچیں۔ تبذیر سے اجتناب کا تقاضہ یہ ہے۔ کہ کوئی قوم اپنی طاقتوں اور صلاحیتوں کو غلط راستے میں استعمال نہ ہونے دے۔ مثال کے طور پر دوسری قوموں اور حکومتوں کو خدا نے جو کچھ عطا کیا ہے۔ اسے ان کا ہی حق سمجھتے ہوئے محض اپنی طاقت کے بل پر انہیں اس سے محروم کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اگر کوئی قوم ایسا کرتی ہے۔ تو وہ اپنی طاقت کو غلط راستے میں استعمال کر کے تبذیر کی مرتکب ہوتی ہے۔ اور اسلام کی رو سے شیطان کے بھائیوں میں اس کا شمار ہونے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو خبردار کرتا ہے

ولا تمدن عینیک الیٰ ما متعنا بہ ازواجاً منھم زھرۃ الحیٰوۃ الدنیا لنفتنھم فیہ ورزق ربک خیر و ابقیٰ (طٰہٰ رکوع ۸)

یعنی ہم نے دوسری اقوام کو دنیوی منافع اور مال و دولت میں سے جو کچھ دیا ہے۔ وہ اس لئے تاکہ ان کی آزمائش کریں۔ اس کی طرف آنکھ اٹھا اٹھا کر مت دیکھو تمہارے رب نے جو تمہیں دیا ہے۔ وہی تمہارے لئے اچھا ہے۔ اور زیادہ دیر تک رہنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں دو قوموں یا حکومتوں کے باہمی تعلقات پر ایک عام رنگ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور انہیں ایک دوسرے کے خلاف تبذیر کا پہلو اختیار کرنے سے روکا گیا ہے۔ لیکن اگر دو قوموں یا ملکوں کے درمیان کسی وجہ سے عداوت پڑ جائے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف مخالفانہ کارروائیوں کی وجہ سے ایسا موقعہ پیدا ہو جائے۔ کہ جب ایک قوم کی طاقتیں اور اسکی صلاحیتیں دوسرے کے خلاف استعمال ہونے لگیں۔ اور اس وقت ان کا استعمال ہونا حق و انصاف کی رو سے صحیح بھی ہو۔ تو پھر اسراف سے اجتناب کا تقاضا یہ ہے کہ وہ دشمنی کی آڑ لے کر ہر بے راہ روی کو اپنے لئے جائز قرار نہ دے لیں۔ بلکہ عدل پر قائم رہتے ہوئے صرف اس حد تک ہی مخالفانہ کارروائیوں کا استیصال کریں۔ جس حد تک دشمن ان کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ یہ نہ ہو کہ جواباً وہ اسراف پر اتر آئیں۔ اور اس طرح فساد بڑھتا ہی چلا جائے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ (مائدہ ۲۴)

یعنی اے لوگو! تم اپنے تمام کاموں کو خدا کے لئے کرو۔ اور انصاف سے دنیا میں معاملہ کرو۔ اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس امر پر نہ اکسا دے۔ کہ تم عدل کا معاملہ نہ کرو۔ تم بہرحال انصاف کا معاملہ کرو۔ یہ بات تقویٰ کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی ڈھال بناؤ۔ اللہ تعالیٰ اس سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔

اگر دنیا کی حکومتیں قرآن مجید کے بیان کردہ قوانین عدل پر عمل کرنے لگیں۔ تو بین الاقوامی تعلقات خراب ہونے کا امکان ہی جاتا رہے۔ اب ان قوانین کی روشنی میں آج کل کی سیاسی دنیا پر نگاہ دوڑا کر دیکھئے امن کے علمبردار انصاف! انصاف!! کی پکار کے باوجود

(باقی صفحہ پر)

کیا قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ صلعم میں مسیح موعود اور مہدی معہود کی پیشگوئی موجود ہے؟

یہ ایک اہم سوال ہے۔ جو آج کل بعض نوتعلیم یافتہ مسلمانوں کے دلوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ اور جس کا باعث یہ ہے۔ کہ جس وقت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس وقت علماء اسلام نے آپ کا انکار کیا۔ اور تکذیب کی راہ سے پیش آئے۔ اور مسلمانوں کو مشورہ دیا۔ کہ امام مہدی کی علامات ظاہر ہو رہی ہیں۔ اور وہ عنقریب تشریف لانے والے ہیں۔ آپ لوگ حضرت مرزا صاحب کو قبول کرنے میں جلدی نہ کریں۔ زمانہ گذرتا گیا حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دن بدن بڑھتی چلی گئی۔ جن لوگوں نے نہ ماننا تھا نہ مانا مگر اندر ہی اندر ان کی ضمیریں انہیں ملزم قرار دیتی رہیں کہ اگر یہ سچے نہیں ہیں۔ تو کسی اور کو اب تک ضرور آ جانا چاہیئے تھا۔ اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی یہ سوال بڑی شدومد سے پیش ہوتا رہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب سچے نہیں ہیں۔ تو تمہارا مسیح موعود کیوں آسمان سے نازل نہیں ہوتا۔ اور اب تک امام مہدی کیوں ظاہر نہیں ہوئے۔

اس ضمیر کی آواز اور اس پر سوالات کی بوچھاڑ نے بعض سعید الفطرت مسلمانوں کو مجبور کیا۔ کہ وہ اپنے لیڈروں سے اس اہم سوال کا جواب دریافت کریں۔ لیڈروں سے اور تو کچھ بن نہ پڑا۔ انہوں نے کہا کہ مسیح موعود اور مہدی معہود کی آمد کے متعلق ہمارے علماء کا نظریہ ہی غلط ہے۔ اسلام ایک کامل اور مکمل مذہب ہے۔ اسے کسی مصلح اور موعود کی ضرورت نہیں۔

اب کیا تھا۔ "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کی مثل کے مطابق بعض نوتعلیم یافتہ مسلمانوں نے اسی خیال کو اپنانا شروع کر دیا۔ مگر ہم انہیں بتائے دیتے ہیں کہ مسیح موعود اور مہدی معہود کی آمد کی پیشگوئی قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں صاف طور پر موجود ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اب تک برابر اولیاء امت اور جمہور مسلمان اسے صحیح تسلیم کرتے چلے آئے ہیں۔ بلکہ اکثر صلحاء امت اس حسرت کے ساتھ اس جہان سے گذر گئے کہ کاش ہمارے زمانہ میں امام مہدی ظاہر ہوتے اور ہم دولت قبولیت سے مالا مال ہو جاتے۔

اس مختصر سی گذارش کے بعد اب ہم مختصراً ذیل کے ساتھ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے اس پیشگوئی کے الفاظ درج کرتے ہیں۔

قرآن کریم اور پیشگوئی مسیح موعود

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ (سورۃ مزمل رکوع ۱)

یعنی "ہم نے تمہاری طرف ایک عظیم الشان رسول بھیجا ہے۔ جو تم پر نگران ہے۔ بالکل اس رسول کی طرح جو ہم نے فرعون کی طرف بھیجا تھا۔"

اب رہ گئی امت۔ گو اس آیت سے ہی امت مسلمہ امت موسویہ کی مثیل قرار پا سکتی تھی۔ مگر آیت استخلاف میں اسے زیادہ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم (سورۃ نور ع ۷)

یعنی "اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ نیک اور صالح اعمال بجا لانے والے مسلمانوں میں سے اسی طرح خلفاء قائم کرے گا۔ جس طرح اس نے ان سے پہلے یعنی امت موسویہ میں قائم کئے تھے۔"

ہم دیکھتے ہیں کہ امت موسویہ میں چودھویں صدی کے خلیفہ کا نام مسیح تھا۔ اس لحاظ سے اس امت کے چودھویں صدی کے خلیفہ کا نام بھی مثیل مسیح ہی ہونا چاہیئے تھا۔ جیسے کہ "کما" کا لفظ بھی اس پر شاہد ہے۔

مسیح موعود اسی امت میں سے ہو گا۔

پھر "منکم" کا لفظ استعمال فرما کر اس امر کی وضاحت بھی فرما دی کہ آنے والا مسیح امت محمدیہ میں سے ہی آئے گا نہ کسی اور امت سے۔

پس آیت استخلاف صاف طور پر بتلا رہی ہے۔ کہ جہاں مسلمانوں میں دوام خلفاء کا وعدہ موجود ہے۔ وہاں آخری زمانہ میں خاص طور پر ایک عظیم الشان خلیفہ کا وعدہ بھی ہے۔ جو مسیح ناصری کا مثیل ہو گا۔ اور مسیح محمدی کہلائے گا۔

پیشگوئی مسیح موعود اور حدیث

پھر یہی نہیں۔ بلکہ حدیث بھی صاف بتا رہی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک مسیح کے نزول کی پیشگوئی کی ہوئی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم (بخاری و مسلم مع المشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ بن مریم) یعنی تم کیسے ہی خوش نصیب ہو گے۔ جب کہ اے مسلمانو! تم میں مسیح ابن مریم نازل ہوں گے۔ اور وہ تمہارے امام ہوں گے۔ اور تم میں سے ہی ہوں گے۔"

لفظ "منکم" اور حدیث

اس حدیث میں بھی "منکم" کا لفظ بتا رہا ہے۔ کہ مسیح موعود مسلمانوں میں سے ہی ایک فرد ہو گا۔ اور جیسا کہ عام خیال ہے۔ کہ مسیح ناصری دو ہزار سال سے خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہی آخری زمانہ میں آئیں گے۔ ایک غلط خیال ہے جو ان عیسائی پادریوں کی پیداوار ہے۔ جو اسلام کے ابتدائی شان و شوکت کے زمانہ میں مسلمان ہو گئے تھے۔ مگر ان کی صحیح رنگ میں تربیت نہ ہو سکی۔ (تفسیر فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۹)

قرآن کریم اور ظہور مہدی علیہ السلام

دوسرا مسئلہ ظہور مہدی علیہ السلام کا ہے۔ اس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین (سورہ جمعہ ع ۱)

یعنی "اللہ ہی ہے۔ جس نے امیوں میں اپنا ایک عظیم الشان رسول مبعوث فرمایا ہے۔ جو ان پر خدا کی آیات پڑھتا ہے۔ اور انہیں پاک ٹھہراتا اور کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ بعد اس کے کہ وہ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ اور اسی طرح یہ اللہ کا رسول ایک بعد میں آنے والی جماعت کی بھی تربیت کرے گا جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئی۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ بعد میں آنے والے صحابہ کی تربیت آپ اسی رنگ میں فرما سکتے ہیں۔ کہ جب کہ آپ کا کوئی کامل بروز ان میں مبعوث کیا جائے۔ اور جس کا آنا گویا آپ کا آنا ہو۔

روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تو صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے جنہیں ہمارا مثیل قرار دیا گیا ہے۔ اور جو کہ ہم میں سے ہی ہوں گے۔ اس پر آپ نے سلمان فارسی کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ کہ لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجل من ھؤلاء (بخاری تفسیر سورۃ جمعہ) کہ "اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا گیا۔ تو پھر بھی ان اہل فارس میں سے ایک شخص اس کو وہاں سے اتار کر لے آئے گا۔"

یہ عجیب بات ہے۔ کہ سلمان فارسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "سلمان منا اھل البیت" (طبری بحوالہ تبلیغ ہدایت صفحہ ۷۵)

کہہ کر اپنے اہل بیت میں شامل فرمایا ہے۔ اور اس میں یہ لطیف اشارہ ہے۔ کہ یہ کامل متبع اہل بیت میں ہی شمار ہوتا ہے۔

غرض اس آیت میں ایک مہدی کی بشارت دی گئی ہے۔ جو آپ کا امتی ہو گا۔ اور تمام فیضان آپ کی قوت قدسیہ سے ہی حاصل کرے گا۔ اور آپ کی اطاعت اور پیروی میں ایسا فنا ہو گا کہ گویا اپنا وجود درمیان سے بالکل مٹا ہی دے گا۔ اور یہی وہ مرتبہ ہے۔ جسے فنافی الرسول کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

احادیث اور امام مہدی

چنانچہ بعض احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی امام مہدی کی پیشگوئی کا ذکر کئی رنگوں میں کیا گیا ہے۔ ابو داؤد میں ایک حدیث ہے۔ لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذالک الیوم حتی یبعث فیہ رجلا منی او من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملا الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا (جلد ۲ کتاب المہدی) کہ اگر دنیا کی عمر میں ایک دن بھی باقی ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا۔ یہاں تک کہ وہ ایک ایسے شخص کو مبعوث کرے گا۔ جو مجھ میں سے ہو گا۔ یا میرے اہل بیت میں سے اور جس کا نام میرے نام کے مطابق اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہو گا سو وہ دنیا کو عدل و انصاف سے پُر کر دے گا۔ جیسا کہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو گی۔"

اس حدیث سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں میرا ایک کامل بروز ظاہر ہو گا۔ جو مجھ میں ایسا فنا ہو گا کہ گویا روحانی رنگ میں اس کا آنا میرا ہی آنا ہو گا۔ پس ہم کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کا نام اپنے نام کے مشابہ اور اس کے باپ کا نام اپنے باپ کے نام کے مشابہ اسی لئے فرمایا ہے۔ کہ آپ اسے روحانی لحاظ سے الگ وجود نہیں سمجھتے تھے۔ اور سورۃ جمعہ کی پیشگوئی کے مطابق اسے اپنا کامل بروز ہی سمجھتے تھے۔ اسی لئے حدیث کے الفاظ میں یہ نہیں کہا گیا کہ امام مہدی کا نام "محمد بن عبد اللہ" ہو گا۔ بلکہ اس کے مشابہ الفاظ رکھے گئے ہیں۔

مسیح موعود اور امام مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں

پھر ابن ماجہ میں جو صحاح ستہ میں سے ہے۔ امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام کو الگ الگ نہیں۔ بلکہ ایک ہی وجود قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ لا المھدی الا عیسیٰ (ابن ماجہ باب شدۃ الزمان) کہ "عیسیٰ کے سوا اور کوئی مہدی موجود نہیں۔"

اب ایک مومن کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وہ "مسیح ابن مریم" "محمد بن مہدی" اور "مسیح اور مہدی" ایک ہی ہیں کے درمیان تطبیق دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ فیض حاصل کرے سمجھا جاتا ہے کہ ورنہ یہ کہنا بالکل بجا ہو گا کہ ہر شخص اپنے معروف

عقیدہ کی پیروی کر رہا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق اور وابستگی کا صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ والعیاذ باللہ۔

جماعت احمدیہ کا عقیدہ

جماعت احمدیہ کے نزدیک یہ تینوں احادیث صحیح ہیں۔ آنے والے مصلح کو مسیح ابن مریم اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ اس کے ذمہ ایک اہم کام "کسر الصلیب" کے ماتحت صلیبی مذہب کے غلبہ کا زور توڑنا تھا اور اس کام کے لئے حضرت مسیح ہی کے کسی مثیل کا آنا ضروری تھا۔ کیونکہ جب کسی نبی کی امت میں فساد برپا ہوتا ہے تو پھر اخلاقی طور پر اس پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس فساد کو دور کرے۔ مگر چونکہ جو شخص ایک دفعہ فوت ہو جائے۔ وہ از روئے قرآن وحدیث دوبارہ اس دنیا میں واپس نہیں آسکتا اس لئے آنے والے موعود کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ تمام طاقتیں عطا کی گئیں۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عطا کی گئی تھیں۔ اور اس کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مماثلت میں عیسیٰ ابن مریم اور مسیح رکھا گیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں ؎

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

کہ چونکہ مجھے مسیحی قوم کے لئے خاص طور پر بھیجا گیا ہے اس لئے مصلحت سے میرا نام بھی ابن مریم رکھا گیا ہے اور محمدؐ بن مہدی کے مشابہ نام رکھنے میں جو حکمت ہے۔ وہ ظاہری ہے۔ کہ امت محمدیہ کی اصلاح کا اہم کام بھی آپ کے سپرد تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی لا یبقی من الاسلام الا اسمہ

(یعنی آخری زمانہ میں "اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف نقش باقی رہ جائے گا") کے مطابق صحیح و حقیقی اسلام کا مسلمانوں میں سے اٹھ جانا لازمی امر تھا۔ جیسا کہ بخاری کی حدیث لوکان الایمان الخ سے بھی ظاہر ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ ایک الہام ہوا۔ کہ یقیم الدین ویحیی الشریعۃ (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۹۶)

کہ وہ دین کو از سر نو قائم کرے گا۔ اور شریعت کو زندہ کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر آپ کے کام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ؎

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

کہ امام مہدی وجہ کہ فارسی الاصل ہوگا۔ جس پر کہ حدیث لوکان الایمان الخ اور الہام "چوں دور خسروی" کے الفاظ شاہد ہیں۔ کا جب ظہور ہوگا۔ تو مسلمانوں کو از سر نو زندہ کیا جانے لگا۔ پھر آپ کو ایک الہام ہوا۔ "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمدؐ مصطفیٰ نبیوں کا سردار" (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۲)

اور مسیح اور مہدی کے ایک وجود ہونے میں تو کوئی اشکال ہی نہیں۔ بلکہ اگر مسیح اور مہدی کو ایک وجود نہ مانا جائے۔ تو ان احادیث کا حل کرنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس میں حضور نبی کریمؐ کی شان کو بھی بٹہ لگتا ہے کہ آپ نے مختلف قسم کی حدیثیں بیان فرما کر امت کو ایک ایسے مخمصے میں ڈال دیا ہے۔ جس سے رہائی ممکن نہیں۔ ❁

پس مبارک ہیں وہ مسلمان جو اپنے معروف عقائد کی پیروی سے آزاد ہو کر قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غور سے مطالعہ فرمائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کر کے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کریں۔ وما علینا الا البلاغ (شیخ عبد القادر مبلغ سلسلہ)

الناشر: مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

(بقیہ صفحہ ۵)

قیام امن میں عدل کی اہمیت

نہ اسراف سے مجتنب رہنے کے لئے تیار ہیں۔ اور نہ تبذیر سے پرہیز پر آمادہ۔ عدل کا تقاضا یہ ہے کہ اول تو سائنس کو دنیا کی تخریب کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ لیکن اگر کبھی اس کا استعمال ناگزیر ہو جائے تو اس میں اسراف سے کام نہ لیا جائے کیا انصاف انصاف کا شور ڈالنے والوں کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی تمام قوتیں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم بنانے پر صرف کر رہے ہیں اور ان کے بحر و بر پر ہر بے راہ روی کو مباح سمجھ لیں؟ کیا جنوبی کوریا پر حملہ تبذیر کا ارتکاب نہیں تھا۔ اور کیا اقوام متحدہ کی فوجوں کا حملہ آوروں کو دھکیلنے میں ۳۸ ویں خط متوازی کو عبور کر جانا اسراف پر دلالت نہیں کرتا؟ کیا کوریا کے بارے میں انتہائی مستعجل اور موثر اقدامات کے مقابلے میں مسئلہ کشمیر کے متعلق بے انتہا لاپرواہی اور لیت و لعل کا اظہار افراط و تفریط کی بین مثال نہیں ہے؟ کیا سیاسی مصالح کے پیش نظر اس قسم کا طرز عمل عدل و انصاف کے خون پر منتج نہیں ہوا؟ اگر اسی قسم کے دوسرے معاملات کے بارے میں انجمن اقوام متحدہ کے طرز عمل کا جائزہ لیا جائے تو انصاف انصاف کی چیخ و پکار کے باوجود بالعموم یہی دیکھنے میں آئیگا۔ کہ قومیں انصاف کے صحیح مفہوم سے عاری ہیں۔ اور اسی لئے انصاف معدوم ہے ہو رہا ہے کہ آجکل کی سیاسی دنیا میں انصاف کے لفظ کو بھی سیاسی اصطلاح میں تبدیل کر لیا گیا ہے۔ جس کے معنی "مصلحت" کے سوا اور کچھ نہیں ہیں۔

پس اقوام متحدہ کا تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارہ (یونیسکو) اگر قیام امن میں دنیا کی قوموں کا ہاتھ بٹانا چاہتا ہے۔ تو اس کا اولین فرض یہ ہو کہ وہ اخلاقی اصولوں کو سیاسی قیود سے آزاد کرانے کی سر توڑ کوشش کرے۔ اخلاقی اصول جو ابدی صداقتوں کا درجہ رکھتے ہیں اس دنیا میں سیاست کی آہنی دیواروں کے پیچھے نظر بند کر دیئے گئے ہیں جب تک انہیں اس قید و بند سے آزاد نہیں کرایا جائے گا۔ اس وقت تک تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ترقی کے بین الاقوامی منصوبے کسی کام نہ آئیں گے

قیام امن کی ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ تعلیم، سائنس اور ثقافت کی بنیاد ایسے اصولوں پر رکھی جائے۔ کہ اس میں نہ تبذیر کے فروغ کے لئے کوئی گنجائش نکل سکے اور نہ اسراف کو پنپنے کا موقع میسر آسکے۔ اگر دنیا کا تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی نظام تبذیر و اسراف کے راستے بند کرنے کی بجائے انہیں اور زیادہ کشادہ کرنے میں ممد ثابت ہوتا رہا۔ تو پھر عدل وانصاف کے دم کے سوا دنیا میں بسنے والوں کو ایک ہولناک تباہی سے اور کوئی نہیں بچا سکیگا۔ (مسعود احمد)

درخواست ہائے دعا

(۱) عزیزی ضیاء الرحمٰن چھت کے اوپر سے سیڑھیوں پر سے گر گیا ہے۔ سخت چوٹیں آئی ہیں نیز عزیزی انیس الرحمٰن بوجہ بخار سخت کمزور ہو چکا ہے۔ حکیم عطاء الرحمٰن انصاری ڈنڈ پور گوجرانوالہ

(۲) مولوی مبارک صاحب عباسی بعارضہ بریقان (؟) بیمار ہیں۔

(۳) بابو محمد ضیاء اللہ صاحب ڈسپنسر پولیس ہسپتال گجرات کا لڑکا گیارہ روز سے موتی جھرہ بخار سے بیمار ہے۔ احباب سب کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

اعلان مغفرت

میرے بھتیجے برادر عزیزم محمد شفیع صاحب عمر ۱۸ سال دو ماہ بعارضہ ٹی بی بیمار رہ کر فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد ابراہیم بھامڑی مولوی فاضل مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعا

گذارش ہے۔ کہ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی رضی اللہ عنہ کا خاندان ہر رمضان میں احباب کی خدمت میں مخصوص دعاؤں کے لئے عرض پیش کرتا رہتا ہے۔ اور یہ آپ کا احسان ہے۔ کہ آپ ہماری خصوصی دعاؤں سے مدد فرماتے ہیں۔ سو یہ عاجز ملتجی ہے۔ کہ اس مرتبہ بھی آپ دعا فرمائیں کہ:۔

(۱) اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماتے ہوئے حضور کو تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور حضور کے دوردولت، سلسلہ کے مبلغین و مخلصین کی تمام انفرادی و جماعتی دعاؤں کو قبول فرما کر ہماری مصیبتوں و بلاؤں کو دور فرمائے جماعت کو ہر قسم کے روحانی و جسمانی انعامات سے بہرہ ور فرمائے سو جماعت اور ملک و قوم کے لئے عمومی و خصوصی سلامتی۔ امن عافیت و جماعت احمدیہ و کیرلہ کی ہر جہتی ترقی کے لئے دعا فرمائیں

(۲) یہ عاجز کو عرصہ بیس سال سے مرض دمہ کی تکلیف ہے اس سے بکلی صحتیابی و شفا کے لئے مخصوص دعا کی درخواست ہے۔ اگر احباب کے علم میں کوئی مجرب علاج ہو اور اس کی اطلاع بھی دیں تو عظیم احسان ہوگا۔ (۵) خاندان حضرت سیٹھ شیخ حسن احمدی

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں

کوریا کے مذاکرات میں نئی الجھنیں پیدا ہونے کا امکان

لندن ۷ جولائی۔ کل کوریا میں التوائے جنگ کے متعلق جو مذاکرات شروع ہونے والے ہیں۔ ان سے مغرب کے سیاسی اور فوجی حلقوں میں مشرق بعید کے مسائل کے طے ہو جانے کی زیادہ امید نہیں کی جا رہی ـــــ گو اشتراکی جنگ ختم کرنے کے خواہاں ہیں لیکن اسکے آثار ہیں کہ وسیع تر سیاسی مسائل کے متعلق کوئی سمجھوتہ ممکن ہو سکے گا۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عارضی صلح خود چند مزید مسائل پیدا کریگی ایسی افواہیں بھی سننے میں آ رہی ہیں کہ چینی اس تجویز کی مخالفت کریں گے۔ کہ عارضی صلح موجودہ محاذ سے انخلاء پر مبنی ہو اور چینی تجویز کریں گے کہ ۳۸ ویں خط متوازی کو ہی غیر فوجی علاقہ کی حد مقرر کی جائے (اسٹار)

سندھ کے وزیر تعمیرات ایک کروڑ روپیہ کی مشینیں خرید ینگے

لندن ۷ جولائی۔ سندھ کے وزیر تعمیرات سید میراں محمد شاہ نے جو آج پیرس اور فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ نمائندہ اسٹار کو بتایا کہ برطانیہ کے صنعت سازوں نے ہر طرح انہیں مدد دی ہے میراں شاہ نے کہا برطانیہ نے ہماری توقع سے بہت زیادہ ہماری مدد کی ہے۔ صنعت سازوں نے سندھ کو آب پاشی اور دوسرے منصوبوں پر عملدرآمد کے لئے ضروری مشینیں مہیا کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ ان پیشکشوں کو ہائی کمشنر مرتب کریں گے۔ اور ۲۲ جولائی کو واپس پہنچ کر میں ان پیشکشوں کو سندھ کی کابینہ میں پیش کروں گا ان پر غور کرنے کے بعد مشینوں کے آرڈر دیئے جائیں گے

انہوں نے مزید کہا کہ مد غالباً اس سلسلہ میں مجھے اگست میں برطانیہ واپس آنا ہوگا اور مجھے امید ہے کہ اس موقعہ پر میرے ہمراہ وزیر خزانہ بھی ہونگے تاکہ معاملات جلد از جلد طے پا سکیں۔

سید میراں شاہ ایک کروڑ روپیہ کی مشینیں خریدنے کے لئے برطانیہ اور یورپ کا دورہ کر رہے ہیں۔ تاکہ جلد از جلد ضروری سامان حاصل کیا جا سکے۔ (اسٹار)

برطانیہ میں عید الفطر کی تقریب

لندن ۷ جولائی۔ برطانیہ کے ہر حصہ میں رہنے والے مسلمانوں نے عید منائی۔ تمام مساجد اور نماز عید کے دوسرے مرکزوں میں ہجوم پہلے سالوں کی بہ نسبت بہت زیادہ تھا۔

پاکستان ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ اور پاکستان ہاؤس کے عملہ کے ارکان نے ووکنگ کی مسجد میں نماز ادا کی۔

اسلامی ثقافتی مرکز میں بھی پاکستانی ہائی کمشنر کا ایک نمائندہ موجود تھا۔ جہاں حاضرین کی تعداد ایک ہزار تھی۔

پاکستان ہاؤس اور بیشتر عرب سفارتی دفاتر سارا دن بند رہے۔ (اسٹار)

ہوم سیکرٹریوں کی کانفرنس نئی دہلی میں ۲۴ جولائی کو منعقد ہوگی

پہلے پاکستانی ڈاکٹر کو برطانوی ڈگری

لندن ۷ جولائی۔ کسی پاکستانی کو ملنے والی پہلی بیکٹیریالوجیکل ڈگری چند دنوں میں لندن یونیورسٹی کی طرف سے لاہور میڈیکل کالج کے سابق لیکچرار ۳۵ سالہ ڈاکٹر عبدالحمید خاں کو پیش کی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر خاں کو امید ہے کہ دسمبر میں پاکستان واپس جانے سے پہلے وہ یہاں کی "پبلک لیباریٹری" میں کام کریں گے۔ نیز فرانس ڈنمارک اور سویٹزرلینڈ میں بیکٹیریا جی کے طریقوں کو بھی دیکھنے کا انہیں موقعہ ملے گا۔

انہیں توقع ہے کہ حکومت پاکستان بھی تحقیقات کے جو ادارے انسٹی ٹیوٹ قائم کرنیوالی ہے۔ ان میں سے ایک میں انہیں کام کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔

برطانیہ نے چار کروڑ پاؤنڈ کی مصری کپاس خریدی

لندن ۷ جولائی۔ برطانیہ کے تجارتی بورڈ کے شائع کردہ اعداد و شمار کے مطابق اس سال کے پہلے چار مہینوں میں برطانیہ نے مصر سے ۱۸۹۰۸۱ء۴ پاؤنڈ کا سامان درآمد کیا۔ یہ ریکارڈ اعداد گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلہ میں ۲۲۰۰۰۰۰ پاؤنڈ زیادہ ہیں ۱۹۵۰ء کے پہلے چار مہینوں میں مصر سے برطانیہ میں درآمد ۱۰۵۳۱۸۶۹۸ پاؤنڈ کی مالیت کی ہوئی تھی۔

لیکن مصر کو برطانیہ کی برآمد میں کچھ کمی واقع ہو گئی ہے۔ اس سال کے پہلے چار مہینوں میں یہ برآمد ۱۰۲۲۱۶۹۳۰ پاؤنڈ کی۔ گذشتہ سال کے پہلے چار مہینوں میں ۲۵۲۷۴۶۳۶ پاؤنڈ کی ۱۹۴۹ء کی اسی مدت میں ۱۲۸۹۳۷۷ پاؤنڈ کی ہوئی تھی۔

بین المملکتی معاہدہ پر نظر ثانی

کراچی ۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ بین المملکتی تجارتی معاہدہ پر نظر ثانی کے لئے پاکستان اور بھارت کے

ڈاکٹر مصدق نے بین الاقوامی عدالت کا فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا

تہران ۷ جولائی۔ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت نے برطانیہ کی درخواست جس میں ایرانی تیل پر قومی ملکیت کی کارروائی کے خلاف حکم امتناعی جاری کرنے کی استدعا کی گئی تھی منظور کر لی ہے۔ لیکن ایرانی کابینہ کے اجلاس کے بعد ایران کے وزیر اعظم محمد مصدق نے ہیگ کا یہ فیصلہ تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے اور اب برطانیہ یہ قضیہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ دو ججوں نے اس فیصلے سے اختلاف کیا

تہران کے نیم سرکاری اخبار اطلاعات کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ایران کے اٹارنی جنرل نے یہ مافوق فتویٰ صادر کر دیا ہے کہ سابق اینگلو ایرانی کمپنی پر ایران کے خلاف سازشوں کی فرد قرار داد جرم عائد کر دی جائے۔ چنانچہ سابق کمپنی کے نمائندہ اعلیٰ رچرڈ سیڈن مانی ڈائریکٹروں اور کمپنی کے محکمہ اطلاعات کے خلاف باضابطہ جرم عائد کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ سیڈن کے مکان کی تلاشی لینے پر پولیس نے ایسی دستاویزیں اور تحریری ثبوت برآمد کئے تھے جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سابق اینگلو ایرانی کمپنی ایران کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی خفیہ کارروائیاں کرتی رہی ہے

ایرانی تیل کیلئے امریکی تیل بردار جہاز آئیں گے

واشنگٹن ۷ جولائی۔ ایرانی سفارتخانہ واشنگٹن کے ایک ذمہ دار ترجمان نے یہ انکشاف کیا ہے کہ امریکہ کے تیل بردار جہازوں کی کمپنیوں نے ایران کو سابق اینگلو ایرانی آئل کمپنی کے جہازوں کی جگہ اپنے جہاز دینے اور غیر ممالک کو تیل مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے

ترجمان نے کہا کہ یہ پیشکش تہران روانہ کر دی گئی ہے۔ مگر آپ نے ان کمپنیوں کے نام ظاہر کرنے سے انکار کر دیا۔ اس سلسلے میں یہ ذکر ضروری ہے کہ ایرانی آئل کمپنی کے ممبر آقائے ناصر ادیبا اور دو نے جنہیں کمپنی پر قبضے کا کام سونپا گیا ہے۔ ایرانی پارلیمنٹ میں حال ہی میں یہ اعلان کیا تھا کہ ایران کو امریکہ سے ایک اہم پیشکش ہو چکی ہے۔

پاکستان اور فرانس میں تجارتی معاہدہ

پیرس ۷ جولائی یہاں عنقریب فرانسیسی پاکستانی معاہدہ کی تمام تفصیلات شائع کی جانے والی ہیں۔

اس اثناء میں اخبار "لاموندے" نے بتایا ہے کہ اس معاہدہ کے ماتحت فرانس کو پاکستانی پٹ سن اور کپاس کی برآمد میں اضافہ ہو جائے گا۔ اور اس سال ۹۰۰۰۰ ٹن خام پٹ سن اور ۸۰۰۰ ٹن کپاس فرانس بھیجا جائے گا۔ اس کے علاوہ دوسرے پاکستانی خام سامان فرانس آنے والے ہیں ان میں ۲۰۰۰ ٹن چمڑے اور کھالیں بھی شامل ہیں۔ اس سال سے فرانس سے پاکستان کو معاہدہ کے تحت حسب ذیل اشیاء برآمد کی جائیں گی۔ ۵۰۰۰۰ پاؤنڈ کی قیمت کا سوتی دھاگہ ۱۰۰۰۰ پاؤنڈ کی قیمت کا اونی دھاگہ۔ ۵۰۰ ٹن سوتی کپڑا اور اونی اور اونی مصنوعات نیز خام کی بڑی مقدار ہوگی۔ (اسٹار)

عالم اسلام کے لئے پاکستان ہر مدد کیلئے تیار ہے

کراچی ۷ جولائی۔ نماز عید کے عظیم اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے خان لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے ایک تقریر میں یہ اعلان کیا کہ اسلامی ممالک کا سب سے بڑا اہم ایک اسلامی بلاک ہی ہو سکتا ہے۔ اگر مغربی جمہوریتوں کو اپنے تحفظ و سلامتی کے لئے اور سوویٹ روس کو اپنے نظریوں کی حمایت کے بل بوتے پر اپنے اپنے بلاک قائم کرنے کا حق ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیائے عالم اسلام بھی علیحدہ بلاک قائم نہ کرے۔ آپ نے دنیائے اسلام کو یقین دلایا کہ اسلامی اتحاد کے سلسلے میں پاکستان ہر حمایت و اعانت کے لئے تیار ہے

آپ نے کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان کی طرف سے یہ اعلان ایک بار پھر کیا کہ خود مسلمانان کشمیر کو ہرگز ہرگز غلام نہ بننے دیں گے۔ اور کشمیر پر بھارت کا جارحانہ اور غاصبانہ قبضہ کسی قیمت پر بھی برقرار نہیں رہنے دے گا۔

مجھے مسرت ہے کہ کچھ عرصے سے صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ ہمارے عالم اسلام میں باہمی اتحاد اور یکجہتی کا جذبہ نمایاں ہوتا چلا جا رہا ہے۔ میں پاکستان کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ اگر ممالک اسلامیہ کی طرف سے اسلامی بلاک قائم کرنے کی کوئی تحریک شروع ہوئی تو پاکستان اس کی پوری حمایت و اعانت کرے گا۔